سوال

(158) کیا اہل حدیث کو کسی مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا جائز ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے یہاں شہر رتلام میں ایک مقدمہ مسجد بابت ادا کرنے نماز میں بلند آواز سے آمین کہہ کر (یعنی آمین بالجہر) مابین مدعیان اہل حدیثان ومدعا علیہم احناف ایک عرصہ سے چل رہاہے، چنانچہ اہل حدیثوں نےاپنے دعویٰ کوتائید میں آیت قرآنی : ''ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ،، الخ پیش کی، اورحاکم عدالت نےاپنے فیصلہ میں یہ آیت تنقیح میں داخل فرمائی ۔ اس کے جواب میں احناف نے ایک فتویٰ بریلی سے منگوایا ہے، جوعدالت میں داخل کیا گیا ہے ۔ اس لیے عرض ہے کہ اس فتویٰ کی نقل بجنسہ حسب ذیل ہے اور دریافت امر یہ ہے کہ اس میں جوآیت واحادیث کے ٹکڑے کوداخل کیاگیا ہے ان کا صحیح مطلب کیا ہے ؟ ۔ اور استدلال کہاں تک غلط؟اورکہاں تک صحیح ہے ؟ حوالہ جات کااستعمال کس موقع کےلیے ہے؟ (راقم الہی بخش)

نقل استفتاء جماعت بریلویہ مع جواب علماء بریلوی :

یہاں پر قلعی گروں کی ایک مسجد ہے تھوے دنوں سے چند قلعی گروہابی یعی : غیر مقلد ہوگئے ہیں ۔ چوں کہ نماز میں بہت اونچی آواز سے آمین بولا کرتے ہیں جس سے حنفی بہت گھبرا جاتے ہیں ۔ الغرض ان دونوں کی ہمیشہ لڑائی بھڑائی رہی ، یہاں تک کہ نوبت کچہری تک پہونچی ۔ عدالت نے اس فسادوجھگڑے کی وجہ سے غیر مقلدوں کی حنفیوں کی مسجد میں جانے کی ممانعت کی ، چنانچہ اہل حدیثوں نےاپنےلیے ایک دوسرے مسجد بنوالی اوراس وقت سے اب تک اس مسجد میں نماز پڑھتے رہے ۔ اب چندروز سے پھر ان میں سے چند شریر اہل حدیثوں نے اپنی مسجد مقررہ کوچھوڑکر حنفیوں کی مسجد میں آنا شروع کردیا اورزور سے چلاکر آمین کی وجہ سے نماز میں خلل ڈالنےلگے ، اس بناپر کورٹ کچہری میں دوبارہ مقدمہ چلنے لگا ہے ۔ اب ان کی طرف سے عرضی دعویٰ میں یہ بات پش کی ہے کہ مسجد میں ہرایک کوآنے کی اجازت ہے اوراپنے دعویٰ پریہ آیت پش کی '' ومن أظلم ممن منع مساجد اللہ أن یذکرفیھا اسمہ ،، الخ (البقرۃ : 114) . اورکورٹ یعنی : عدالت کویہ بات اس آیت سے سمجھادی ہے کہ مسجد میں ہر عبادت کرنے کا حق حاصل ہے ۔ سوال یہ ہے کہ جیسا ان لوگوں نے (یعنی اہلحدیثوں نے) عدالت میں آیت مذکورہ پش کی ہے ایسا ہی ہم احناف کےلیے قرآن شریف سے ان کے اخراج کےلیے کوئی آیت موجودہے یانہیں؟چوں کہ ہم نے عدالت میں یہ بات پش کی ہے کہ فسادو آمین بالجہر کی وجہ سے ہماری نمازخراب ہوجاتی ہے ، اس لیے ہم نہ آنے دیں گے اورکورٹ مذکورہ پہلے بھی ان کے حق میں یہ حکم دیا تھاکہ فساد کی وجہ سے علیحدہ نمازپڑھا کرو۔ اب سوال یہ ہے کہ اپنے آنے کے بارے میں غیر مقلدوں نے جیسے یہ آیت پش کی ہے ہمارے لیے ان اخراج کےلیے کوئی حکم ہے یا نہیں ؟

سائل : سلیمان ابن حاجی وزیر محمد متولی مانک مسجد، مقام قلعی گروں کی سڑک مانک چوک مسجد، ریاست رتلام ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل حدیث کے سولجتنے فرقے ہیں سب گمراہ ہیں، بددین ہیں جن کی بددینی میں کوئی شبہ نہیں ان بددینوں کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ قال اللہ تعالی : وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ...الأنعام ٦٨ ''تفسیرات احمدیہ،، ص : حضرت ملاجیون قدس سرہ استاد حضرت اورنگ زیب عالمگیر تحریر فرماتے ہیں : ''وان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق وولکافر، والقعود مع کلھم ممتنع،، یعنی : قوم ظالمین جن کے پاس اللہ نے بیٹھنا حرام فرمایا ہے بتدع، فاسق وکافر کا شامل ہے ان کے پاس بیٹھنا حرام ہے اس طرح ان کی نسبت احادیث میں آیا ہے۔ ''إیاکم وإیاہم، لایضلونکم ولایفتنونکم،، (مسلم : 1/12) یعنی :اپنے کوان سے دور رکھو اوران کو اپنے سے دور کروایسا نہ ہوکہ وہ تمہیں گمراہ کردیں اورفتنہ میں ڈال دیں ۔ اسی طرح اوراحادیث میں ان سے قطعی دوررہنے کا حکم آیا ہے۔ ان ابن حبان کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں : ''لاتضلوا معھم،، ان بدودینوں کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ لہذا قرآن شریف وحدیث مبارک سے ثابت ہواکہ ان کو اپنے سے دور رکھا جائے اوران کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے ان پاس نہ بیٹھا جائے ۔ پھر ان لوگون کا یہ دعویٰ کہ ہم کو سینوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے محض غلط ہے۔ واللہ اعلم بلکہ ان کو مسجد میں نہ آنے دیا جائے جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا۔ نیز درمختار جلد اول دارالکتب العربیہ الکبری ص 489 میں ہے : ''ویمنع منہ ای من المسجد کل موذولوبلسانہ،، واللہ اعلم.

کتبہ عبیداالنبی نواب مرزا عفی عنہ مفتی دارالعلوم منظر اسلام، بریلی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 245

محدث فتویٰ